باب 2

سیاسی اور آئینی ارتقا
(Political and Constitutional Development)

تدریسی مقاصد

اس باب کے مطالعہ کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

-1 پاکستان میں جمہوریت کی عمل داری، مسائل اور ترویج کے بارے آگاہی حاصل کر سکیں۔
-2 پاکستان میں جمہوریت کو ترقی دینے میں سیاسی جماعتوں کا کردار بیان کر سکیں۔
-3 1956ء کے آئین کے اہم خدوخال کی وضاحت کر سکیں۔
-4 1962ء کے آئین کی اہم خصوصیات کی نشان دہی کر سکیں۔
-5 مشرقی پاکستان کی علیحدگی کے اسباب و اثرات کی نشان دہی کر سکیں۔
-6 1973ء کے آئین کی اہم خصوصیات بیان کر سکیں۔
-7 1973ء کے آئین کے تحت پاکستان کے وفاقی ڈھانچے کی وضاحت کر سکیں۔
-8 صوبائی حکومتوں کے انتظامی ڈھانچے کی وضاحت کر سکیں۔
-9 1973ء کے آئین کے تحت پاکستان میں عدلیہ کے کردار کا جائزہ لے سکیں۔
-10 1973ء کے آئین میں دیے گئے بنیادی حقوق کا تجزیہ کر سکیں۔
-11 1973ء کے آئین میں شامل اسلامی دفعات کو بیان کر سکیں۔
-12 1973ء کے آئین میں اہم ترامیم بیان کر سکیں۔

Web Version of PCTB Textbook

پاکستان میں جمہوریت کی ترقی اور مسائل
(Progress and Problems of Democracy in Pakistan)

قیام پاکستان کے بعد پاکستان میں وفاقی پارلیمانی جمہوری نظام رائج کیا گیا، جو آج تک رائج ہے۔ پاکستان کی پہلی آئین ساز اسمبلی کو اپنے ملک کے لیے آئین بنانے اور پارلیمنٹ کی حیثیت سے کام کرنے کی ذمہ داری سونپی گئی۔ یہ بھی واضح کر دیا گیا کہ آئین کی تیاری تک گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ 1935ء پر عمل کیا جائے گا۔ 1949ء میں اسمبلی سے قرارداد مقاصد منظور کروائی گئی۔ جس کے مطابق اقتدار اعلیٰ کا مالک اللہ تعالیٰ ہے جو اپنا اقتدار پاکستان کے عوام کو تفویض کرتا ہے جن کے نمائندے اس مقدس امانت کو قرآن وسنت کی حدود میں رہتے ہوئے استعمال کریں گے۔

قرارداد مقاصد کی منظوری کے بعد اس بات کا تعین ہو گیا کہ ملک کا دستور کن بنیادوں پر بنایا جائے گا اور اس مقصد کے لیے

دستور ساز اسمبلی کے ارکان پر مشتمل ایک کمیٹی بھی قائم کر دی گئی، مگر آزادی کے فوراً ہی بعد پاکستان ایسے بے شمار مسائل کا شکار ہو گیا کہ دستور سازی پر بھرپور توجہ نہ دی جا سکی۔ سیاسی عدم استحکام اور نا اہل قیادت کی وجہ سے حکومتیں تیزی سے تبدیل ہونے لگیں۔ ان حالات کے پیش نظر گورنر جنرل غلام محمد نے 24 اکتوبر 1954ء کو دستور ساز اسمبلی تحلیل کر دی اور نئی اسمبلی کے قیام کا اعلان کر دیا۔ دستور سازی کی راہ میں حائل رکاوٹوں میں ایک بڑی رکاوٹ یہ بھی تھی کہ ملک کا مغربی حصہ چار صوبوں، پاکستان کے ساتھ الحاق کرنے والی ریاستوں جب کہ مشرقی حصہ ایک صوبے پر مشتمل تھا۔ اس رکاوٹ کو دور کرنے کے لیے مغربی پاکستان کے چاروں صوبوں کو ملا کر ایک صوبہ بنا دیا گیا اور اسے وَن یونٹ کا نام دیا گیا۔ وَن یونٹ کے قیام کے بعد دستور سازی کا کام کافی حد تک آسان ہو گیا۔

نو منتخب وزیر اعظم چودھری محمد علی نے دستور سازی کے کام کی طرف پوری توجہ دی اور اسے مکمل کیا۔ دستور ساز اسمبلی نے 1956ء کے نئے آئین کی منظوری دے دی۔ جس کے مطابق پاکستان اسلامی جمہوریہ ہوگا اور وفاقی پارلیمانی نظام قائم ہوگا۔

یہ آئین اڑھائی سال تک ملک میں نافذ رہا۔ 1958ء میں جنرل محمد ایوب خاں نے مارشل لا نافذ کر کے خود اقتدار سنبھال لیا۔ تمام اسمبلیاں تحلیل کر دی گئیں اور سیاسی جماعتوں پر پابندی لگا دی گئی۔ قوم سے خطاب کرتے ہوئے جنرل محمد ایوب خاں نے کہا کہ ہمارا اصل مقصد جمہوریت کی بحالی ہے۔ ہم جمہوریت کی طرف واپس جائیں گے۔

جنرل محمد ایوب خاں کی کوششوں سے 1962ء میں پاکستان کے دوسرے آئین کا نفاذ ہوا۔ جس کے تحت جنرل محمد ایوب خاں ملک کے صدر منتخب ہوئے۔ وہ 1958ء سے 1969ء تک اقتدار میں رہے۔ 1969ء میں صدر ایوب خاں کے استعفیٰ کے لیے مطالبے میں شدت آگئی۔ حالات اتنے خراب ہو گئے کہ صدر جنرل محمد ایوب خاں نے مستعفی ہو کر اقتدار آرمی کے کمانڈر انچیف جنرل محمد یحییٰ خاں کو سونپ دیا۔

جنرل محمد یحییٰ خاں نے 25 مارچ 1969ء کو مارشل لا نافذ کیا اور آئین کو منسوخ کر دیا۔ 30 مارچ 1970ء کو جنرل محمد یحییٰ خاں نے لیگل فریم ورک آرڈر (LFO) جاری کیا، جس کے تحت دسمبر 1970ء میں بالغ رائے دہی کی بنیاد پر عام انتخابات منعقد ہوئے۔ مشرقی پاکستان میں عوامی لیگ اور مغربی پاکستان میں پاکستان پیپلز پارٹی اکثریتی جماعت کے طور پر سامنے آئیں جب کہ مجموعی طور پر عوامی لیگ اکثریتی جماعت بن کر سامنے آئی۔ لہٰذا حکومت بنانے کا حق عوامی لیگ کا تھا مگر اسے اقتدار منتقل نہ کیا گیا۔ مشرقی پاکستان میں اچانک ہنگامے پھوٹ پڑے اور فوج کی حالات پر قابو پانے کی کوشش کامیاب نہ ہو سکی۔ 16 دسمبر 1971ء کو مشرقی پاکستان، پاکستان سے علیحدہ ہو کر بنگلہ دیش کے نام سے ایک نیا ملک بنا۔

بعد ازاں (مغربی) پاکستان میں جنرل یحییٰ خاں نے 20 دسمبر 1971ء کو اقتدار پاکستان پیپلز پارٹی کے راہ نما ذوالفقار علی بھٹو کے سپرد کر دیا۔ اس حکومت نے 14 اگست 1973ء کو پاکستان کا تیسرا آئین نافذ کیا۔ ذوالفقار علی بھٹو کی حکومت نے آئینی مدت پوری ہونے سے قبل ہی مارچ 1977ء میں انتخابات منعقد کرائے، جس میں پاکستان پیپلز پارٹی کو کامیابی ملی، مگر اس موقع پر حزب اختلاف کی سیاسی جماعتوں نے حکومت پر دھاندلی کا الزام لگایا اور تحریک چلانے کا اعلان کیا۔ حزب اختلاف کی تحریک نے تھوڑے ہی عرصہ میں ملک گیر ہنگاموں کی شکل اختیار کر لی اور حالات حکومتِ وقت کے کنٹرول سے باہر ہونے لگے۔ ان حالات کو دیکھتے ہوئے بری فوج کے سربراہ جنرل محمد ضیاء الحق نے 5 جولائی 1977ء کو ملک میں مارشل لا نافذ کر دیا۔ قومی و صوبائی اسمبلیوں کو ختم کر دیا گیا۔ 1973ء کے آئین کو معطل کر دیا گیا۔ مارشل لا کے دور میں تمام سیاسی سرگرمیوں پر پابندی عائد کر دی گئی اور 1981ء میں ایک عبوری آئین نافذ کیا گیا۔

Web Version of PCTB Textbook

جمہوریت "عوام کی حکومت، عوام کے لیے، عوام کے ذریعے سے"

سابق امریکی صدر ابراہم لنکن

Web Version of PCTB Textbook

دسمبر 1981ء میں صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق نے ایک نامزد مجلس شوریٰ (قومی اسمبلی) کی تشکیل کا اعلان کیا جو فروری 1985ء تک قائم رہی۔ فروری 1985ء میں ملک میں عام انتخابات غیر جماعتی بنیادوں پر کرائے گئے اور 1973ء کے آئین کو ضروری ترامیم کے بعد بحال کر دیا گیا۔ اِن ترامیم کے تحت صدر کے اختیارات میں زبردست اضافہ کر دیا گیا۔ 23 مارچ 1985ء کو محمد خاں جونیجو ملک کے وزیر اعظم منتخب ہوئے۔ 30 دسمبر 1985ء کو ملک سے مارشل لا اٹھا لیا گیا۔ صرف تین سال اور دو ماہ بعد 29 مئی 1988ء کو صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق نے محمد خاں جونیجو کی حکومت کو برطرف کر دیا اور قومی و صوبائی اسمبلیاں تحلیل کر دیں۔

17 اگست 1988ء کو صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق ایک فضائی حادثے میں جاں بحق ہو گئے اور سینٹ کے چیئرمین غلام اسحاق خاں صدر بنے جنھوں نے نومبر 1988ء میں انتخابات کا اعلان کیا۔ ان انتخابات میں پاکستان پیپلز پارٹی قومی اسمبلی میں سب سے بڑی پارٹی کے طور پر سامنے آئی اور پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئر پرسن بے نظیر بھٹو نے وزارت عظمٰی کا عہدہ سنبھالا۔

اگست 1990ء میں صدر غلام اسحاق خاں نے محترمہ بے نظیر بھٹو کی حکومت برطرف کر دی اور اکتوبر 1990ء میں دوبارہ انتخابات کا اعلان کیا۔ ان انتخابات کے نتیجے میں اسلامی جمہوری اتحاد کو کامیابی ملی اور محمد نواز شریف ملک کے وزیر اعظم منتخب ہوئے۔ یہ حکومت بھی اپنی مدت پوری نہ کر سکی اور پہلے بلخ شیر مزاری اور پھر معین قریشی نگران وزیر اعظم نامزد کیے گئے۔ 16 اکتوبر 1993ء کو ملک میں عام انتخابات ہوئے اور ایک دفعہ پھر محترمہ بے نظیر بھٹو ملک کی وزیر اعظم منتخب ہوئیں جب کہ صدر پاکستان کے عہدہ پر فاروق احمد خان لغاری منتخب ہوئے۔ 5 نومبر 1996ء کو صدر پاکستان فاروق احمد خاں لغاری نے محترمہ بے نظیر بھٹو کی حکومت کو برطرف کر دیا۔ ملک معراج خالد عبوری وزیر اعظم مقرر ہوئے اور ملک میں نئے انتخابات کا اعلان کیا گیا۔ فروری 1997ء کے انتخابات میں

پاکستان مسلم لیگ (ن) نے نمایاں کامیابی حاصل کی اور محمد نواز شریف دوسری بار ملک کے وزیر اعظم منتخب ہوئے۔

12 اکتوبر 1999ء کو بری فوج کے سربراہ جنرل پرویز مشرف نے محمد نواز شریف کی حکومت کو ختم کر کے اقتدار سنبھال لیا۔ آئین کو معطل کر دیا اور ایک عبوری آئین (PCO) کا اعلان کیا گیا۔ صدر پاکستان جنرل پرویز مشرف نے ملک میں نئے عام انتخابات کروانے کا اعلان کیا۔ 10 اکتوبر 2002ء کو ملک میں قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات ہوئے جن کے نتیجے میں میر ظفر اللہ خاں جمالی ملک کے وزیر اعظم منتخب ہوئے۔ قومی اسمبلی کے انتخابات کے بعد فروری 2003ء میں سینٹ کے انتخابات بھی مکمل ہوئے۔

جون 2004ء میں میر ظفر اللہ خاں جمالی کے استعفے کے بعد چودھری شجاعت حسین نے دو ماہ کے لیے وزارت عظمیٰ کا قلمدان سنبھالا اور شوکت عزیز کو آئندہ کا وزیر اعظم نامزد کیا گیا۔ اگست 2004ء میں شوکت عزیز ملک کے وزیر اعظم بنے۔ 15 نومبر 2007ء کو قومی اسمبلی اپنی پانچ سالہ مدت پوری کر کے تحلیل ہو گئی۔ میاں محمد سومرو نگران وزیر اعظم مقرر ہوئے۔ 29 نومبر 2007ء کو جنرل (ریٹائرڈ) پرویز مشرف نے سویلین صدر کی حیثیت سے حلف اٹھایا۔

18 فروری 2008ء کے انتخابات میں پاکستان پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ (ن) نے نمایاں کامیابی حاصل کی اور پیپلز پارٹی کے سید یوسف رضا گیلانی پاکستان کے وزیر اعظم منتخب ہوئے۔ 18 اگست 2008ء کو صدر پاکستان جنرل (ریٹائرڈ) پرویز مشرف مستعفی ہوئے اور سینٹ کے چیئرمین میاں محمد سومرو نے قائم مقام صدر کا عہدہ سنبھالا۔ 9 ستمبر 2008ء کو آصف علی زرداری نے صدر پاکستان کی حیثیت سے حلف اٹھایا۔ 22 جون 2012ء کو یوسف رضا گیلانی کی نااہلی کے بعد راجا پرویز اشرف نے نئے وزیر اعظم کا عہدہ سنبھالا۔ اس اسمبلی کی مدت 2013ء میں ختم ہوئی۔ مئی 2013 میں عام انتخابات ہوئے جس میں پاکستان مسلم لیگ (ن) نے کامیابی حاصل کی اور میاں محمد نواز شریف نے تیسری بار وزارت عظمیٰ کا منصب سنبھالا۔ اس کے بعد 9 ستمبر 2013ء کو ممنون حسین پاکستان کے صدر منتخب ہوئے۔ جولائی 2017 میں نواز شریف کی نااہلی کے بعد بقیہ مدت کے لیے شاہد خاقان عباسی وزیر اعظم منتخب کیے گئے۔ جولائی 2018ء میں عام انتخابات منعقد ہوئے جس میں پاکستان تحریک انصاف اکثریتی جماعت بن کر ابھری اور عمران خان ملک کے وزیر اعظم بنے۔ اپریل 2022ء میں وزیر اعظم عمران خان کے خلاف تحریک عدمِ اعتماد کی کامیابی کے بعد میاں محمد شہباز شریف ملک کے نئے وزیر اعظم منتخب ہوئے۔ اب ملک عزیز میں جمہوریت کا سفر جاری ہے۔

Web Version of PCTB Textbook

جمہوری نظام کی کامیابی کے لیے سیاسی جماعتوں کا کردار
(Role of Political Parties in Promoting Democracy in Pakistan)

سیاسی جماعتیں جمہوریت کی کامیابی کے لیے ضروری ہیں اور یہ رائے عامہ تشکیل دینے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ سیاسی جماعتیں، اپنے پلیٹ فارم، میڈیا اور پریس کے ذریعے سے عوام کو اہم قومی مسائل سے آگاہ کرتی ہیں اور اپنے انتخابی منشور اور ترقیاتی پروگرام کا اعلان کرتی ہیں، اس طرح عوام کو مختلف معاملات اور امور کے بارے میں اپنی رائے کی تشکیل میں بڑی مدد ملتی ہے، جس کا اظہار وہ انتخابات میں اپنے ووٹ کے ذریعے سے کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر ہندوستانی مسلمانوں کی آزادی کے لیے قیام پاکستان میں مسلم لیگ کا کردار بہت اہم تھا۔ سیاسی جماعتوں کے مندرجہ بالا فرائض ان کی ضرورت و اہمیت ثابت کرنے کے لیے کافی ہیں، تاہم ان کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے۔

جمہوری نظام کو کامیابی کے ساتھ چلانے کے لیے سیاسی جماعتوں کا وجود ناگزیر ہے۔ کیوں کہ سیاسی جماعتیں جمہوریت کی جان اور روح ہوتی ہیں۔ وہ انتخابات کے لیے اپنے امیدوار نامزد کرتی ہیں۔ سیاسی جماعتوں کے بغیر جمہوریت غیر فعال ہے۔ جمہوری نظام کو انتشار اور فرقہ واریت سے محفوظ رکھنے میں سیاسی جماعتیں بنیادی کردار ادا کرتی ہیں سیاسی جماعتیں عوام میں سیاسی سوجھ بوجھ پیدا کرتی ہیں۔ اگر لوگ کسی حکومت کو نا اہل اور بد دیانت سمجھتے ہیں اور اس کی جگہ متبادل حکومت قائم کرنا چاہتے ہیں تو ان کی اس خواہش کی تکمیل پارلیمانی نظام میں حزب اختلاف کے ذریعے سے ہوسکتی ہے۔ لاول (Lowell) کہتا ہے کہ سیاسی جماعتوں کے بغیر عوام کی حکومت کا تصور محض وہم و خیال ہے۔ جہاں حق رائے دہی وسیع ہوگا، وہاں سیاسی جماعتیں یقیناً وجود میں آئیں گی اور عنانِ حکومت لازماً ایسی جماعت یا جماعتوں کے ہاتھ میں ہوگی جن کو عوام کی اکثریت کی حمایت حاصل ہوگی۔ سیاسی جماعتیں رائے عامہ ہموار کرتی ہیں، سیاسی جماعتوں کی اہمیت کے بارے میں لاول (Lowell) لکھتا ہے۔ ''سیاسی جماعتوں کا لازمی فرض اور ان کے وجود کا مقصد یہی ہے کہ وہ رائے عامہ کو منظم کریں اور عوام کے فیصلے کے لیے مسائل کا حل پیش کریں''۔

1956ء کے آئین کی اہم خصوصیات
(Salient Features of the Constitution 1956)

Web Version of PCTB Textbook

پاکستان کو اپنے قیام ہی سے آئین سازی میں مشکلات کا سامنا رہا۔ قرار داد مقاصد دستور سازی کی طرف پہلا بڑا اقدم تھا۔ بہر حال بڑی کوششوں کے بعد 1956ء میں پاکستان کا پہلا آئین تیار ہوا جو کہ 23 مارچ 1956ء کو نافذ ہوا۔

اس آئین کی اہم خصوصیات درج ذیل ہیں:۔

1- 1956ء کے آئین کو تحریری شکل میں تیار کیا گیا تھا۔ پاکستان کو اسلامی جمہوریہ قرار دیا گیا۔ ملک میں وفاقی پارلیمانی نظام حکومت قائم کیا گیا۔ صدر مملکت کا مسلمان ہونا لازمی قرار دیا گیا۔

2- آئین میں اللہ تعالیٰ کی حاکمیت، اختیارات کا عوامی نمائندوں کے ذریعے استعمال، قرآن وسنت کے مطابق زندگی گزارنے کا ماحول اور اقلیتوں کو مکمل مذہبی آزادی دینے کا اعلان کیا گیا۔

3- آئین کے مطابق مرکز میں قومی اسمبلی ہوگی جس کے ارکان کی کل تعداد 300 ہوگی، آدھے مشرقی پاکستان اور آدھے مغربی پاکستان سے پانچ سال کے لیے منتخب ہوں گے، دس خواتین کی نشستیں ہوں گی جو پانچ مغربی اور پانچ مشرقی پاکستان سے ہوں گی۔

4- آئین میں اس بات کی نشان دہی کر دی گئی کہ شہریوں کو بہتر زندگی بسر کرنے اور اپنی صلاحیتوں کے اظہار کے لیے مکمل شہری حقوق فراہم کیے جائیں گے۔

5- اس بات کی ضمانت فراہم کی گئی کہ عدلیہ اپنے فرائض کی ادائی کے لیے تمام دباؤ سے آزاد ہوگی۔ اعلیٰ عدالتوں کے ججوں کو ملازمت کا تحفظ فراہم کیا جائے گا۔

6- 1956ء کے دستور کے مطابق اردو اور بنگالی دونوں کو قومی زبانیں قرار دیا گیا۔

آئین کی منسوخی (Repeal of the Constitution)

1956ء کا آئین نو سال کی انتھک محنت اور کوششوں کے بعد منظور ہوا تھا، مگر پاکستان کے مخصوص حالات اور سیاست دانوں کی

باہمی چپقلش، جمہوری اداروں میں فوج اور بیوروکریسی کی بے جا مداخلت اور اعلیٰ قیادت کے فقدان نے آئین کو زیادہ دیر تک چلنے نہ دیا۔ 1956ء کا یہ آئین دو سال اور 7 ماہ تک نافذ رہا جس کے بعد اکتوبر 1958ء میں پاکستان آرمی کے کمانڈر انچیف جنرل محمد ایوب خاں نے ملک کی جمہوری حکومت کو برطرف کر کے فوجی حکومت قائم کر دی اور تمام اختیارات خود سنبھال لیے۔ جنرل محمد ایوب خاں نے 1956ء کا آئین منسوخ کر دیا۔ وفاقی اور تمام صوبائی اسمبلیاں ختم کر دیں اور خود صدر پاکستان اور چیف مارشل لا ایڈمنسٹریٹر کا عہدہ سنبھال لیا۔

1962ء کے آئین کی خصوصیات
(Salient Features of the Constitution of 1962)

صدر جنرل محمد ایوب خاں نے ملک کے لیے نیا آئین بنانے کے لیے ایک دستوری کمیشن قائم کیا۔ کمیشن نے اپنی سفارشات 1961ء میں صدر کو پیش کیں۔ صدر نے ان سفارشات میں اپنی مرضی کی ترامیم کے بعد پاکستان کے لیے ایک نیا آئین تیار کیا جسے 8۔ جون 1962ء کو نافذ کیا گیا۔

(i) 1962ء کا آئین تحریری تھا جو کہ 250 دفعات اور 5 گوشواروں پر مشتمل تھا۔

(ii) 1962ء کا آئین وفاقی نوعیت کا تھا' دستور میں پاکستان کے دونوں حصوں کو برابر نمائندگی دی گئی یعنی وفاقی اسمبلی میں کل ارکان کی تعداد 156 آدھے مغربی اور آدھے مشرقی پاکستان سے ہوں گے جن میں 6 خواتین، تین مغربی اور تین مشرقی پاکستان سے ہوں گی۔

(iii) 1962ء کے دستور کے تحت ملک میں صدارتی طرز حکومت رائج کیا گیا۔ صدر کا انتخاب ایک انتخابی ادارہ (Electoral College) پانچ سال کے لیے کرے گا۔ الیکٹورل کالج کے ارکان کی تعداد 120,000 ہوگی نصف مغربی اور نصف مشرقی پاکستان سے ہوں گے۔

(iv) 1962ء کے دستور میں کئی اسلامی دفعات شامل کی گئیں مثلاً اللہ تعالیٰ کی حاکمیت، اقتدار اللہ تعالیٰ کی امانت اور اس کا عوام کے منتخب نمائندوں کے ذریعے سے استعمال، پاکستان کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان اور سربراہ ریاست کے لیے مسلمان ہونا لازمی قرار دیا گیا۔

(v) عدلیہ آزاد ہوگی جو سپریم کورٹ اور ہائی کورٹس پر مشتمل ہوگی۔ ججوں کا تقرر صدرِ پاکستان کرے گا۔ سپریم کورٹ کے ججوں کی ریٹائرمنٹ کے لیے عمر کی حد 65 سال اور ہائی کورٹ کے جج کے لیے ریٹائرمنٹ کی حد عمر 62 سال ہوگی۔

(vi) عوام کو بہتر زندگی گزارنے اور اپنی صلاحیتوں کے اظہار کے لیے کئی حقوق دیے گئے، جن کو شہریوں کے بنیادی حقوق کہتے ہیں۔

(vii) 1962ء کے آئین میں اُردو اور بنگالی دونوں کو پاکستان کی قومی زبانیں قرار دیا گیا۔

1962ء کے آئین کی منسوخی (Repeal of the Constitution 1962)

صدر جنرل محمد ایوب خاں نے قریباً 10 سال حکومت کی۔ ان کے دور میں کئی اصلاحات نافذ ہوئیں اور ملک نے صنعتی میدان میں کافی ترقی کی۔ جنرل محمد ایوب خاں کی آمرانہ حکومت کے خلاف عوام نے زبردست تحریک چلائی اور حالات حکومت کے کنٹرول سے باہر ہونے لگے۔ آئین کی رُو سے تمام اختیارات صدر پاکستان کے پاس تھے۔ ان حالات کے پیش نظر ایک دفعہ پھر ملک میں مارشل لا نافذ کر دیا گیا۔ 25 مارچ 1969ء کو جنرل آغا محمد یحییٰ خاں نے حکومت سنبھال لی اور 1962ء کے آئین کو منسوخ کر دیا۔

Web Version of PCTB Textbook

مشرقی پاکستان کی علیحدگی کے اسباب واثرات
(Reasons and Impacts of Separation of East Pakistan)

واقعات (Events)

پاکستان کے پہلے عام انتخابات 1970ء میں ہوئے اور ان انتخابات میں مشرقی پاکستان میں مجیب الرحمٰن کی عوامی لیگ اور مغربی پاکستان سے ذوالفقار علی بھٹو کی جماعت پاکستان پیپلز پارٹی نے نمایاں کامیابی حاصل کی۔ اقتدار کی ہوس، سیاست دانوں کی باہمی عداوتیں اور جنرل یحییٰ خاں کی اقتدار سے چمٹے رہنے کی خواہش نے مشرقی پاکستان کے لوگوں میں احساس محرومی کو مزید ہوا دی جو آخر کار دسمبر 1971ء میں مشرقی پاکستان کی علیحدگی کا باعث بنی اور بنگلہ دیش کے نام سے ایک نیا ملک دنیا کے نقشے پر قائم ہوا۔

پاکستان کو اپنی آزادی کے دن ہی سے بے شمار مسائل کا سامنا کرنا پڑا۔ ان مسائل میں ایک بڑا مسئلہ یہ تھا کہ پاکستان دو حصوں یعنی مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان پر مشتمل تھا اور ان دونوں کے درمیان براہ راست زمینی رابطہ نہیں تھا۔ دوسرا یہ کہ مغربی پاکستان چار صوبوں پر مشتمل تھا جب کہ مشرقی پاکستان صرف ایک صوبہ پر مشتمل تھا مگر آبادی کے لحاظ سے اکثریت میں تھا۔ دونوں حصوں میں بولی جانے والی زبانیں بھی مختلف تھیں۔ اس کے علاوہ زندگی کے دیگر معاملات میں بھی دونوں حصوں میں بسنے والے لوگوں کا نقطہ نظر ایک دوسرے سے کافی مختلف تھا۔

جب جنرل محمد یحییٰ خاں نے 1969ء میں حکومت سنبھالی تو انھوں نے اعلان کیا کہ ملک میں عام انتخابات کروائے جائیں گے اور اکثریتی جماعت حکومت بنائے گی۔ ملک کے پہلے عام انتخابات 7 دسمبر 1970ء کو ہوئے۔ ان انتخابات کے نتیجے میں مشرقی پاکستان سے شیخ مجیب الرحمٰن کی عوامی لیگ نے زبردست کامیابی حاصل کی مگر مغربی پاکستان سے اُسے کوئی بھی سیٹ نہ مل سکی۔ یہی صورت حال مغربی پاکستان کی سیاسی جماعتوں کی تھی۔ پاکستان پیپلز پارٹی نے مغربی پاکستان میں نمایاں کامیابی حاصل کی لیکن مشرقی پاکستان میں اس کا کوئی نمائندہ نہیں تھا۔

انتخابات کے بعد اقتدار کی جنگ نے ایک نئی صورت اختیار کر لی۔ شیخ مجیب الرحمٰن نے اپنے چھے نکات پر مبنی منشور کی بنیاد پر حکومت کے قیام کا اعلان کیا جب کہ پیپلز پارٹی نے اس کی بھرپور مخالفت کی۔ جنرل محمد یحییٰ خاں کی ہوسِ اقتدار سے حالات مزید خراب ہو گئے۔ اسی دوران میں شیخ مجیب الرحمٰن نے ریاستی معاملات میں عدم تعاون کی تحریک کا اعلان کر دیا۔ جگہ جگہ قتل و غارت، عدم تعاون، ٹیکس ادا کرنے سے انکار، ہڑتالیں، عدالتوں کا بائیکاٹ اور ملازمین کا کام پر نہ جانا آئے دن کا معمول بن گیا۔

حالات پر قابو پانے کے لیے جنرل ٹکا خاں کو مشرقی پاکستان کا نیا گورنر مقرر کیا گیا مگر صورت حال میں بہتری نہیں آئی۔ اسی دوران میں شیخ مجیب الرحمٰن نے متوازی حکومت قائم کر لی۔ شیخ مجیب الرحمٰن نے انتخابات کے نتائج اور عوامی حمایت کی فضا کو دیکھتے ہوئے چھے نکات کی منظوری کے بغیر تعاون سے انکار کر دیا۔ ہندوستان کی بھرپور حمایت اور امداد کے تحت شیخ مجیب الرحمٰن نے اپنے چھے نکات میں مزید سخت شرائط کا اعلان کر دیا۔

23 مارچ 1971ء کو شیخ مجیب الرحمٰن نے اپنے گھر پر بنگلہ دیش کا پرچم لہرا دیا۔ ان حالات میں شیخ مجیب الرحمٰن کی گرفتاری نے حالات کو مزید خراب کر دیا۔ خانہ جنگی اپنے عروج پر پہنچ گئی۔ ہندوستان مکمل طور پر عوامی لیگ کی حمایت کر رہا تھا اور اپنے غنڈوں کو

Web Version of PCTB Textbook

مشرقی پاکستان بھیج رہا تھا جو مکتی باہنی کے کارکنوں سے مل کر پاکستانی فوجیوں اور عام محب وطن شہریوں کو قتل کر رہے تھے۔ ہزاروں کی تعداد میں مشرقی پاکستانیوں نے بھارت کی طرف ہجرت شروع کر دی۔ ہندوستان کی حکومت نے مہاجرین کی مدد کا بہانہ بنا کر مشرقی پاکستان پر حملہ کر دیا۔

زمینی رابطہ کٹ جانے اور مقامی لوگوں کے عدم تعاون کی وجہ سے مشرقی پاکستان میں فوری اور موثر کارروائی نہ ہو سکی اور ہماری افواج کو مجبوراً ہتھیار ڈالنا پڑے۔ بھارت آخر کار اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا اور 16 دسمبر 1971ء کو مشرقی پاکستان ایک الگ ملک بنگلہ دیش کے نام سے دنیا کے نقشے پر نمودار ہوا۔ مشرقی پاکستان کی علیحدگی کی وجوہات کا مختصر جائزہ مندرجہ ذیل عوامل سے لیا جا سکتا ہے:۔

i- نااہل ملکی قیادت (Incompetent National Leadership)

قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد ملک میں کوئی ایسا راہ نما نہ تھا جس پر تمام پاکستانیوں کا اتفاق رائے ہوتا۔ قیادت کے فقدان نے مشرقی پاکستان کے لوگوں میں احساس محرومی کو مزید ہوا دی۔ عوامی لیگ کے صدر شیخ مجیب الرحمٰن کے چھے نکات نے بھی علیحدگی پسند رجحانات کو کافی تقویت دی۔

ii- ہندوؤں کے اثرات (Influences of Hindus)

مشرقی پاکستان میں تجارت اور سرکاری ملازمتوں پر کافی تعداد میں ہندو چھائے ہوئے تھے اور وہ ایک خاص منصوبہ کے تحت لوگوں کے اندر علیحدگی کے جذبات کو ابھار رہے تھے۔ مشرقی پاکستان میں تعلیم کا شعبہ پوری طرح ہندوؤں کے کنٹرول میں تھا۔ انھوں نے بنگالیوں کو پاکستان کے خلاف پوری طرح تیار کیا اور ان کے جذبات کو ابھارا۔

iii- معاشی پسماندگی (Economic Backwardness)

مشرقی پاکستان معاشی لحاظ سے پسماندہ علاقہ تھا۔ کسی بھی حکومت نے اس علاقہ کی معاشی پسماندگی کو دور کرنے کے لیے خاطر خواہ اقدامات نہ کیے۔ اس طرح بنگالیوں میں احساس محرومی بڑھتا گیا۔

iv- زبان کا مسئلہ (Language Problem)

زبان کا مسئلہ اگرچہ 1956ء اور 1962 کے دستور میں حل ہو گیا تھا مگر مشرقی پاکستان کے لوگوں کے اندر زبان کے حوالے سے ایک احساس محرومی پیدا ہو چکا تھا، جس کو ان اقدامات کے باوجود بھی ختم نہ کیا جا سکا۔

v- بھارت کی بے جا مداخلت (India's Undue Interference)

بھارت کی مشرقی پاکستان کے معاملات میں بے جا مداخلت نے بھی حالات کو خراب کیا۔ بھارت نے مکتی باہنی کے کارکنوں کو تربیت اور امداد دینے کے علاوہ علیحدگی پسندانہ رجحانات کی بھی سرپرستی کی۔

vi- 1970ء کے عام انتخابات (General Elections 1970)

1970ء کے عام انتخابات نے حالات کو ایک نئی کروٹ دی اور مشرقی پاکستان میں عوامی لیگ کی مکمل کامیابی کے بعد لوگوں نے ایک نئے انداز سے سوچنا شروع کر دیا۔

Web Version of PCTB Textbook

اثرات (Impacts)

مشرقی پاکستان کی علیحدگی قوم کے لیے شدید دھچکا ثابت ہوئی۔حکومت،فوج اور عوام کا مورال گر گیا اور ان پر مایوسی کے بادل چھانے لگے۔مشرقی پاکستان کی علیحدگی سے پاکستان کی معاشی حالت کمزور ہوگئی۔قومی اتحاد و یک جہتی کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا۔ان حالات میں ایک فعال قیادت کی اشد ضرورت تھی جو لوگوں میں مایوسی ختم کر کے ان میں جینے کی امنگ پیدا کرے۔

بنگلہ دیش کے قیام کے بعد جنرل یحییٰ خاں نے باقی ماندہ (مغربی) پاکستان میں اقتدار پاکستان پیپلز پارٹی کے سربراہ ذوالفقار علی بھٹو کے سپرد کر دیا کیوں کہ اس جماعت کو 1970ء کے انتخابات میں مغربی پاکستان میں اکثریت حاصل ہوئی تھی۔اس طرح ذوالفقار علی بھٹو نے پاکستان کی تاریخ کے پہلے سول مارشل لا ایڈمنسٹریٹر کی حیثیت سے عہدہ سنبھالا۔ملک کا نظام چلانے کے لیے ایک عبوری آئین 1972ء میں بنایا گیا اور مستقبل کے آئین کے لیے نومنتخب قومی اسمبلی کے 25۔ارکان پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی گئی جس میں اُن تمام سیاسی جماعتوں کے نمائندے شامل تھے جن کی قومی اسمبلی میں نمائندگی تھی۔

کمیٹی نے اپنی سفارشات مسودہ کی شکل میں 31 دسمبر 1972ء کو قومی اسمبلی میں پیش کیں۔قومی اسمبلی نے ان سفارشات اور آئینی مسودہ کا تفصیلی جائزہ لینے کے بعد 10۔اپریل 1973ء کو اسے منظور کرلیا۔

پاکستان کا پہلا متفقہ آئین جسے تمام سیاسی جماعتوں کی حمایت وتائید حاصل تھی،14 اگست 1973ء کو نافذ کیا گیا جو کہ اب تک مختلف ترامیم اور تبدیلیوں کے ساتھ ملک میں رائج ہے۔

1973ء کے آئین کی اہم خصوصیات
(Salient Features of the Constitution of 1973)

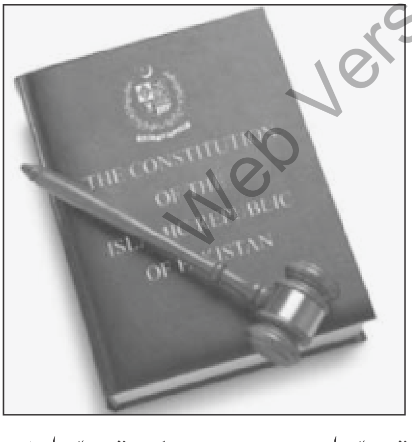

1973ء کے آئین کی خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں:۔

1- 1973ء کا آئین تحریری شکل میں ہے جو کہ 280 دفعات پر مشتمل ہے۔
2- قراردادِ مقاصد کو آئین کے دیباچے میں شامل کیا گیا۔
3- ملک کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان رکھا گیا۔
4- پاکستان کا سرکاری مذہب اسلام اور صدر اور وزیراعظم کا مسلمان ہونا لازمی قرار دیا گیا۔
5- مسلمان کی تعریف کی گئی اور احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا۔
6- 1973ء کے آئین کے تحت ملک میں وفاقی پارلیمانی نظام حکومت رائج کیا گیا۔
7- 1973ء کے آئین کے تحت قانون ساز ادارے کے دو ایوان رکھے گئے،جن کو قومی اسمبلی اور سینٹ کا نام دیا گیا۔قومی اسمبلی کے ارکان کی کل تعداد 342 ہوگی جن میں 60 عورتیں اور 10 غیر مسلم ہوں گے۔سینٹ کے ارکان کی کل تعداد 104 ہوگی جس میں 17 خواتین اور 4 غیر مسلم ہوں گے جس میں ہر صوبے سے 22، فاٹا سے 8 اور وفاقی دارالحکومت سے 4 ارکان شامل ہوں گے۔
8- آئین کے تحت عدلیہ کی آزادی کی مکمل ضمانت فراہم کی گئی۔

Web Version of PCTB Textbook

9- آئین میں اس بات کی وضاحت کر دی گئی کہ قانون کی نظر میں تمام شہری برابر ہیں۔

10- آئین میں شہریوں کو بنیادی حقوق کی فراہمی کا مکمل تحفظ فراہم کیا گیا۔

11- آئین کے تحت اُردو کو پاکستان کی قومی زبان قرار دیا گیا۔

مزید جانیے! (Learn More)

چوبیسویں ترمیم 2017ء میں ہوئی جس کی رو سے مردم شماری کے بعد قومی اسمبلی کے ارکان کی تعداد 342 سے کم ہو کر 336 ہو جائے گی اور پچیسویں ترمیم کی رو سے سینٹ کے ارکان کی تعداد 2024ء میں 104 سے کم ہو کر 96 رہ جائے گی۔ فاٹا کے خیبر پختونخوا میں ضم ہونے کے بعد اس کے 8۔ ارکان ختم ہو جائیں گے۔

1973ء کے آئین کے تحت وفاقی ڈھانچا
(Federal Structure under the Constitution of 1973)

Web Version of PCTB Textbook

1- صدر پاکستان (President of Pakistan)

ملک کا سربراہ صدر پاکستان ہوتا ہے جس کا انتخاب دونوں ایوانوں کے ارکان اور صوبائی اسمبلیوں کے ارکان پانچ سال کے لیے کرتے ہیں۔ صدر پاکستان، وزیر اعظم کے مشورے پر عمل کرتا ہے، پارلیمنٹ کے پاس شدہ بلوں کو منظور کرتا ہے یا واپس بھجواتا ہے اور آرڈی نینس جاری کر سکتا ہے۔ صدر پاکستانی سفیروں کا تقرر کرتا ہے اور غیر ممالک کے سفیروں کے کاغذات نامزدگی وصول کرتا ہے۔ ملک کو اندرونی یا بیرونی کوئی خطرہ ہو تو ہنگامی حالات کا اعلان بھی کر سکتا ہے۔

2- وزیر اعظم (Prime Minister)

وزیر اعظم وفاقی حکومت کا سربراہ ہوتا ہے۔ اس کا انتخاب قومی اسمبلی کثرت رائے سے کرتی ہے اور اسمبلی میں اکثریت حاصل

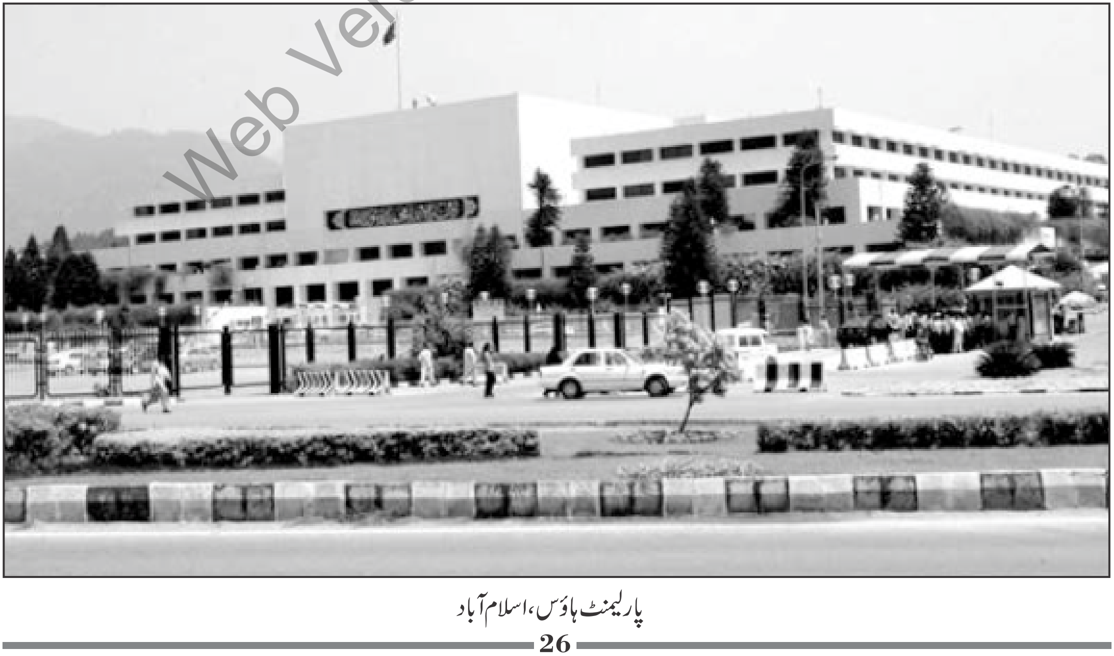

پارلیمنٹ ہاؤس، اسلام آباد

رہنے تک وہ اپنے عہدے پر فائز رہ سکتا ہے۔ وزیر اعظم کی مدد کے لیے وفاقی کابینہ ہوتی ہے۔ جس کے ارکان کا انتخاب وزیر اعظم، پارلیمنٹ کے ارکان میں سے کرتا ہے۔ وزیر اعظم اور ان کی کابینہ اپنی تمام کارکردگی کے لیے پارلیمنٹ کے سامنے جوابدہ ہوتے ہیں۔ وزیر اعظم کو تمام انتظامی اختیارات حاصل ہوتے ہیں۔ اسے قانون سازی، بجٹ سازی اور امور دفاع میں اختیارات حاصل ہوتے ہیں۔

3- وفاقی کابینہ (Federal Cabinet)

وفاقی کابینہ وزیر اعظم اور وزرا پر مشتمل ہوتی ہے جو کہ وفاقی حکومت کے تمام امور چلاتی ہے۔ وفاقی کابینہ میں دو قسم کے وزرا ہوتے ہیں، وفاقی وزرا اور وزرائے مملکت جو وزیر اعظم کی خوشنودی تک اپنے عہدے پر برقرار رہتے ہیں۔

(الف) وفاقی وزیر (Federal Minister)

وفاقی وزیر وزارت کا سیاسی سربراہ ہوتا ہے جو وزارت اور وزیر اعظم کے درمیان ایک رابطہ کار کی حیثیت رکھتا ہے اور ایوان میں اپنی وزارت کی نمائندگی کرتا ہے نیز اپنی وزارت پر کیے گئے سوالات کے جواب دیتا ہے۔

(ب) وزیر مملکت (Minister of State)

وزارت کے اندر ایک یا دو ڈویژن ہوتے ہیں۔ وزیر مملکت ڈویژن کا سیاسی سربراہ ہوتا ہے جو اپنی ڈویژن اور وزیر اعظم کے درمیان رابطہ کے طور پر کام کرتا ہے۔ پارلیمنٹ میں اپنی ڈویژن کی نمائندگی کرتا ہے اور اس پر اٹھائے گئے سوالات کے جواب دیتا ہے۔

4- سیکرٹری (Secretary)

وزارت کا انتظامی سربراہ سیکرٹری ہوتا ہے جو کہ وفاقی حکومت کا گریڈ 22 کا ملازم ہوتا ہے۔ وہ وفاقی وزرا کو پالیسی بنانے اور دیگر کاروبار حکومت چلانے میں مدد دیتا ہے۔ وہ اپنے وزیر کے ذریعے سے وزیر اعظم تک اپنی تجاویز بھیجتا ہے جن کو منظوری کے بعد شائع کرتا ہے۔ سیکرٹری صرف پالیسی نہیں بناتا بلکہ اس کو لاگو بھی کرتا ہے۔ وہ ڈویژن، منسلکہ محکمہ جات، ماتحت دفاتر اور خودمختار اور نیم خودمختار اداروں کی نگرانی بھی کرتا ہے۔

5- ایڈیشنل سیکرٹری (Additional Secretary)

ڈویژن کا انتظامی سربراہ ایڈیشنل سیکرٹری ہوتا ہے جو کہ گریڈ 21 کا وفاقی حکومت کا ملازم ہوتا ہے۔ وہ وزیر مملکت کو پالیسی بنانے اور دیگر فیصلے کرنے میں مدد کرتا ہے۔ وہ اپنے وزیر مملکت یا متعلقہ وزیر کے ذریعے اپنی تجاویز وزیر اعظم کو بھیجتا ہے جن کو منظوری کے بعد شائع کرتا ہے۔ وہ اپنی ڈویژن میں وہی فرائض سرانجام دیتا ہے جو سیکرٹری اپنی وزارت میں سرانجام دیتا ہے۔ جب ایڈیشنل سیکرٹری، سیکرٹری کے ماتحت کے طور پر کام کرتا ہے تو وہ وہی کام کرتا ہے جس کا سیکرٹری حکم دیتا ہے اور اپنی تجاویز سیکرٹری کے ذریعے سے وزیر تک بھیجتا ہے۔

6- جوائنٹ سیکرٹری (Joint Secretary)

جوائنٹ سیکرٹری وفاقی حکومت کا گریڈ 20 کا آفیسر ہوتا ہے اور ایڈیشنل سیکرٹری سے جونیئر ہوتا ہے۔ وزارت میں تیسرے نمبر پر اور ڈویژن میں دوسرے نمبر پر آتا ہے۔ یہ ایڈیشنل سیکرٹری کی مدد کرتا ہے، اور اس کے احکام وصول کر کے نیچے بھیجتا ہے۔ اس طرح نیچے سے رپورٹ وصول کر کے اوپر بھیجتا ہے۔ اپنے ونگ کا انچارج ہوتا ہے اور اس کے تمام کاموں کا ذمہ دار ہوتا ہے۔

7- ڈپٹی سیکرٹری (Deputy Secretary)

ڈپٹی سیکرٹری وفاقی حکومت کا گریڈ 19 کا آفیسر ہوتا ہے، عام طور پر اپنی برانچ کا انچارج ہوتا ہے۔ ہر حکم اوپر سے وصول کرتا

Web Version of PCTB Textbook

ہے اور سیکشن آفیسر کو دیتا ہے اور سیکشن آفیسر سے رپورٹ وصول کر کے اوپر بھیجتا ہے۔ فیصلوں کو لاگو کرنے میں مدد دیتا ہے اور اپنی برانچ کے دوسرے ملازمین کی نگرانی کرتا ہے۔

8- سیکشن آفیسر (Section Officer)

سیکشن آفیسر گریڈ 17 یا 18 کا وفاقی حکومت کا آفیسر ہوتا ہے اور اپنے سیکشن کا انچارج ہوتا ہے۔ وہ اپنے سیکشن کے روزانہ کے کاموں کو نمٹاتا ہے، حکام بالا کے احکامات کو عملی جامہ پہناتا ہے اور اپنے سیکشن کے دیگر ملازمین کی نگرانی کرتا ہے۔

صوبائی حکومتوں کا ڈھانچا
(Structure of Provincial Governments)

صوبائی حکومت کی تنظیم اور اس کا طریق کار وفاقی حکومت سے ملتا جلتا ہے۔ صوبائی سطح پر صوبائی سیکرٹریٹ منسلکہ دفاتر، ماتحت دفاتر اور دیگر خود مختار و نیم خود مختار ادارے موجود ہیں۔ ان کے کام کرنے کا طریقہ کار تقریباً وفاقی حکومت جیسا ہے۔ صوبائی حکومتوں کو تعلیم، صحت، زراعت، صنعت، صوبائی ٹیکس، ذرائع آمدورفت اور دیگر بہت سے کاموں پر اختیارات حاصل ہوتے ہیں۔ صوبائی حکومت کی تنظیم کی تفصیل حسب ذیل ہے۔:-

1- صوبائی گورنر (Provincial Governor)

گورنر صوبے کا آئینی سربراہ ہوتا ہے جس کو صدر نامزد کرتا ہے۔ جب تک صدر چاہے گورنر اپنے عہدے پر برقرار رہ سکتا ہے۔ گورنر صوبائی اسمبلی کا اجلاس طلب کرتا ہے اسے خطاب کرتا ہے اور وزیر اعلیٰ کے مشورے پر اسمبلی توڑ سکتا ہے۔ گورنر، وزیر اعلیٰ کے مشورے پر تمام نظم ونسق چلاتا ہے۔ حالات کے فوری تقاضے کے پیش نظر آرڈی نینس جاری کر سکتا ہے۔

2- وزیر اعلیٰ (Chief Minister)

صوبے کا انتظامی سربراہ وزیر اعلیٰ ہوتا ہے جس کا انتخاب متعلقہ صوبائی اسمبلی کثرت رائے سے کرتی ہے اور متعلقہ صوبائی اسمبلی میں اکثریت قائم رہنے تک اپنے عہدہ پر فائز رہ سکتا ہے۔ وزیر اعلیٰ کا معاون چیف سیکرٹری ہوتا ہے۔ وزیر اعلیٰ چیف سیکرٹری کے ذریعے سے صوبے کی انتظامیہ کو کنٹرول کرتا ہے اور اس کی کارکردگی کو بہتر بناتا ہے۔ وہ اپنی کابینہ کا بھی سربراہ ہوتا ہے جس کی تشکیل اپنی مرضی سے کرتا ہے۔ صوبے کے امن و امان کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ قائد ایوان ہونے کی وجہ سے صوبائی اسمبلی پر پوری گرفت رکھتا ہے اور آسانی سے قانون سازی کروا سکتا ہے۔

3- کابینہ (Cabinet)

ہر صوبہ میں صوبائی کابینہ ہوتی ہے جس کے ارکان کا انتخاب وزیر اعلیٰ اپنی مرضی کے مطابق کرتا ہے۔ ہر وزیر اپنے اپنے محکمہ کا سربراہ ہوتا ہے وزیر اعلیٰ کو محکمہ کی پالیسیوں اور کارکردگی کے متعلق آگاہ کرتا ہے۔ محکمہ کا سیاسی سربراہ ہونے کی وجہ سے وہ وزیر اعلیٰ کے سامنے جوابدہ ہوتا ہے اور متعلقہ صوبائی اسمبلی میں اپنی وزارت کے متعلق پوچھے گئے سوالات کے جواب دیتا ہے۔

4- چیف سیکرٹری (Chief Secretary)

چیف سیکرٹری انتظامی امور کے لیے صوبے کا سربراہ ہوتا ہے۔ وہ صوبے میں افسر شاہی کا سینئر ترین فرد ہوتا ہے۔ وہ صوبائی کابینہ

Web Version of PCTB Textbook

کا سیکرٹری ہوتا ہے اور اس کے فیصلوں پر عمل درآمد کے لیے ذمہ دار ہوتا ہے۔ چیف سیکرٹری تمام سیکرٹریوں کی کمیٹی کا چیئرمین بھی ہوتا ہے جو تمام سیکرٹریوں کی کارکردگی کا جائزہ لیتا ہے اور ان کو وقتاً فوقتاً ہدایات جاری کرتا ہے۔ چیف سیکرٹری تمام قسم کی سرگرمیوں سے باخبر رہتا ہے اور کسی محکمہ سے کسی قسم کی اطلاعات وصول کرنے اور کسی خاص امر میں کارروائی کرنے کا مجاز ہوتا ہے۔ ہر محکمہ کا سیکرٹری براہ راست چیف سیکرٹری کے ماتحت ہوتا ہے اور اپنے اپنے محکمہ کی کارکردگی کے لیے جوابدہ ہوتا ہے۔

5- سیکرٹری (Secretary)

ہر محکمہ کا انتظامی سربراہ سیکرٹری ہوتا ہے جو کہ 20 گریڈ کا آفیسر ہوتا ہے۔ سیکرٹری اپنے محکمہ کے وزیر کے معاون خاص کے طور پر کام کرتا ہے اور اس کو پالیسی بنانے کے لیے مشورہ دیتا ہے اور اس کو محکمہ کی کارکردگی کے متعلق اطلاعات فراہم کرتا ہے۔ سیکرٹری اپنے محکمہ کی نگرانی کرتا ہے، حکومت کی پالیسیوں اور پروگراموں کو لاگو کرنا یقینی بناتا ہے۔ سیکرٹری کے پاس اپنے فرائض کی انجام دہی کے لیے کئی مددگار موجود ہوتے ہیں۔

6- ایڈیشنل سیکرٹری (Additional Secretary)

ایڈیشنل سیکرٹری، سیکرٹری کا مددگار رہتا ہے اور اپنے وِنگ (Wing) کی کارکردگی کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ یہ 19 گریڈ کا افسر ہوتا ہے۔ یہ عموماً سیکرٹری سے احکام وصول کرتا ہے اور ان کو نیچے بھیج دیتا ہے اس طرح نیچے سے رپورٹیں وصول کر کے سیکرٹری کو پیش کرتا ہے۔ یہ اپنے شعبے کے ملازمین کی نگرانی کرتا ہے اور ہر وہ کام سرانجام دیتا ہے جس کا سیکرٹری حکم دیتا ہے یہ عام طور پر فیصلہ سازی کے عمل میں شامل نہیں ہوتا۔

7- ڈپٹی سیکرٹری (Deputy Secretary)

ڈپٹی سیکرٹری اپنی برانچ کا سربراہ ہوتا ہے۔ یہ 18 یا 19 گریڈ کا آفیسر ہوتا ہے جس کا تعلق وفاقی حکومت یا صوبائی حکومت کے ملازمین سے ہوتا ہے۔ محکمہ کے متعلق فیصلوں میں عمل دخل نہیں کرتا بلکہ صرف اوپر سے احکام وصول کرتا ہے اور سیکشن آفیسر کو عمل درآمد کے لیے بھیج دیتا ہے۔

8- سیکشن آفیسر (Section Officer)

سیکشن آفیسر 17 یا 18 گریڈ کا وفاقی یا صوبائی حکومتوں کا ملازم ہوتا ہے اور اپنے سیکشن کا سربراہ ہوتا ہے۔ سیکرٹری یا ایڈیشنل سیکرٹری کے احکام کو عملی جامہ پہناتا ہے۔ سیکشن کے تمام معاملات میں اپنے ڈپٹی سیکرٹری کو رپورٹ کرتا ہے۔

1973ء کے آئین کے تحت پاکستان میں عدلیہ کا کردار
(Role of Judiciary under the Constitution of 1973)

حکومت کا تیسرا اہم شعبہ عدلیہ ہے۔ عدل و انصاف کا حصول انسان کی اہم ترین ضرورت اور فطری خواہش ہے۔ ایک بااختیار اور آزاد عدلیہ شہریوں کے بنیادی حقوق کی ضامن اور محافظ ہوتی ہے۔ ملک کی سب سے بڑی عدالت، عدالت عظمیٰ (Supreme Court) ہے جو ملک کے پورے عدالتی نظام کو اپنی نگرانی میں چلاتی ہے۔ اس کے ماتحت صوبوں کی بڑی عدالتیں ہوتی ہیں جو عدالت عالیہ (High Courts) کہلاتی ہیں۔ ان کی زیر نگرانی ضلعی اور مقامی عدالتیں کام کرتی ہیں۔ عدلیہ درج ذیل فرائض سرانجام دیتی ہے:۔

Web Version of PCTB Textbook

i- عدل وانصاف کی فراہمی (Provision of Justice)

آزاد عدلیہ کی وجہ سے کوئی بھی حکومت ملکی قانون کی خلاف ورزی نہیں کر سکتی۔ عوام اپنے بنیادی حقوق کا تحفظ عدلیہ کے ذریعے سے کرتے ہیں۔ عدلیہ لوگوں کے بنیادی حقوق کی ضامن اور محافظ ہوتی ہے۔ عدلیہ کا اہم ترین فریضہ عدل وانصاف مہیا کرنا ہے۔ عدالتیں مقدمات کا پوری طرح جائزہ لینے کے بعد مجرموں کو قانون کے مطابق سزا دینے اور بے گناہوں کو آزاد کرنے کی مجاز ہوتی ہیں۔ اعلیٰ ملکی عدالتیں اپنی ماتحت عدالتوں کے فیصلوں کے خلاف اپیلیں بھی سنتی ہیں۔ اس طرح ان کے فیصلوں پر نظر ثانی کر کے اپنا حتمی فیصلہ سناتی ہیں۔

Web version of PCTB Textbook

سپریم کورٹ آف پاکستان، اسلام آباد

ii- قانون اور آئین کی تشریح (Interpretation of Law and Constitution)

جب کسی مقدمے میں براہ راست قانون کا اطلاق نہ ہوتا ہو تو عدلیہ متعلقہ قانون کی تشریح کر کے اس کا فیصلہ کرتی ہے۔ اس طرح جج صاحبان ایسی مثالیں (Precedents) قائم کرتے ہیں جو بعد کے مقدمات کا فیصلہ کرتے وقت ججوں کے سامنے رہتی ہیں اور ملکی قانون کی طرح تصور ہونے لگتی ہیں۔

وفاقی طرزِ حکومت میں ملکی آئین مرکزی اور صوبائی حکومتوں کے اختیارات کی واضح نشان دہی کرتا ہے اگر ان دونوں حکومتوں کے درمیان اختیارات کی تقسیم پر جھگڑا ہو جائے تو ملک کی اعلیٰ عدالت کو فیصلہ کرنے کا اختیار ہوتا ہے جو آخری فیصلہ سمجھا جاتا ہے۔

iii- مشاورتی فرائض (Consultative Functions)

بعض اوقات سربراہ مملکت کو کسی اہم قانونی نکتے کی وضاحت کے لیے عدالت عظمیٰ سے مشورہ طلب کرنا پڑتا ہے اور پھر وہ اس مشورے کی روشنی میں ضروری اقدامات کرتا ہے۔ اگرچہ انتظامیہ عدلیہ کے مشورے کی پابند نہیں ہوتی لیکن عموماً وہ اس کے مشورے کو نظر انداز نہیں کرتی۔

iv-عدالتی نظرثانی (Judicial Review)

جن ریاستوں میں تحریری دستور نافذ العمل ہے وہاں مقننہ کے منظور کردہ قوانین پر نظرثانی کا اختیار سپریم کورٹ کو حاصل ہوتا ہے۔ اگر سپریم کورٹ کے نوٹس میں یہ بات لائی جائے کہ مجلس قانون ساز کا منظور کردہ قانون آئین کے خلاف ہے تو وہ اس قانون کا جائزہ لیتی ہے۔ اگر اس قانون کو ملکی آئین کے خلاف پائے تو اسے کالعدم قرار دے سکتی ہے۔ اس عمل کو عدلیہ کی نظرثانی (Judicial Review) کہتے ہیں۔ امریکا اور کئی دوسرے ممالک کی اعلیٰ عدلیہ کو یہ اختیار حاصل ہے۔

1973ء کے آئین میں بنیادی حقوق
(Fundamental Rights under the Constitution of 1973)

پاکستان کے آئین 1973ء میں شہریوں کو تمام بنیادی حقوق دیے گئے ہیں۔ مزید پابندی بھی عائد کی گئی ہے کہ حکومت بنیادی حقوق کو سلب کرنے کے لیے کوئی قانون نہیں بنا سکتی۔ پاکستان میں شہریوں کو ملنے والے حقوق درج ذیل ہیں:۔

1- کسی شہری کو زندگی کے حق سے محروم نہیں کیا جا سکتا۔
2- کسی شہری کو وجوہات بتائے بغیر گرفتار نہیں کیا جا سکتا۔ گرفتاری کے بعد 24 گھنٹے کے اندر کسی مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش کیا جاتا ہے۔
3- کسی شہری کو سابق جرم کی سزا نہیں دی جا سکتی۔
4- کسی فرد کو ایک ہی جرم پر دو مرتبہ سزا نہیں دی جا سکتی۔
5- ہر شہری کو پاکستان میں نقل و حرکت کی مکمل آزادی ہے۔
6- ہر شہری کو پرامن طور پر اجتماع کی اجازت ہے۔
7- ہر شہری کو انجمن یا یونین بنانے کا حق حاصل ہے۔
8- ہر فرد کو تجارت، کاروبار یا کوئی پیشہ اپنانے کی مکمل اجازت ہے۔
9- ہر شہری کو تقریر کی آزادی حاصل ہے۔
10- ہر شہری کو اپنے مذہب کے پرچار کا حق حاصل ہے۔
11- ہر شخص کو جائیداد خریدنے کی مکمل آزادی ہے۔
12- کسی شہری کو جائیداد رکھنے کے حق سے محروم نہیں کیا جا سکتا۔
13- تمام شہری بلا امتیاز مذہب، رنگ، نسل اور جنس قانون کی نظر میں برابر ہیں اور معاشرتی طور پر ایک جیسا مقام رکھتے ہیں۔
14- ہر شہری کو بلا امتیاز ملازمت حاصل کرنے کا حق حاصل ہے۔
15- ہر شہری کو اس کی زبان و ثقافت کے تحفظ کا حق حاصل ہے۔

1973ء کے آئین کی اسلامی دفعات
(Islamic Provisions under the Constitution of 1973)

1- اللہ تعالیٰ کی حاکمیت (Sovereignty of Allah Almighty)

آئین میں اس بات کا اعادہ کیا گیا کہ تمام کائنات کا مالک اللہ تعالیٰ ہے اور عوامی نمائندے اختیارات کو اللہ تعالیٰ کی

Web Version of PCTB Textbook

امانت سمجھتے ہوئے استعمال کریں گے۔

2- مسلمان کی تعریف (Definition of Muslim)

1973ء کے آئین میں پہلی مرتبہ مسلمان کی تعریف شامل کی گئی جس کی رو سے مسلمان وہ ہے جو توحید، رسالت، قیامت اور اللہ تعالیٰ کی کتابوں پر ایمان لانے کے علاوہ حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو آخری نبی مانتا ہو۔

3- ملک کا نام (Name of Country)

1973ء کے آئین کے تحت ملک کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان رکھا گیا جو کہ پاکستان کی ایک اسلامی رفاہی مملکت کے طور پر نشان دہی کرتا ہے۔

4- صدر اور وزیر اعظم کا مسلمان ہونا (President and Prime Minister must be A Muslim)

1973ء کے آئین کے تحت صدر اور وزیر اعظم کا مسلمان ہونا ضروری ہے۔

5- سرکاری مذہب اور اسلامی تعلیمات (Official Religion and Islamic Teachings)

1973ء کے آئین میں اسلام کو پاکستان کا سرکاری مذہب قرار دیا گیا۔ آئین میں اس بات کی وضاحت کر دی گئی کہ ملک کا قانونی ڈھانچا اسلام کے بنیادی اصولوں کے مطابق ہوگا۔ آئین میں حکومت پر زور دیا گیا کہ وہ مسلمانوں کی دینی تعلیم کے لیے خصوصی اقدامات کرے۔

6- اسلامی اقدار (Islamic Values)

اس بات کی بھی وضاحت کی گئی کہ اسلام کی بنیادی اقدار یعنی جمہوریت، انصاف، رواداری، آزادی اور مساوات کو ملک میں رائج کیا جائے گا۔

7- عربی کی تعلیم اور قرآن پاک کی طباعت
(Teaching of Arabic Language and Printing of Holy Quran)

سکولوں میں چھٹی سے آٹھویں جماعت تک عربی کی تعلیم لازمی ہوگی اور قرآن پاک کی طباعت کو غلطیوں سے پاک کرنے کا اہتمام کیا جائے گا۔

8- سود کا خاتمہ (Abolishment of Interest)

حکومت سود کے نظام کو ختم کرے گی اور ملکی معیشت کو سود سے پاک کیا جائے گا۔

9- زکوٰۃ اور عشر کا نظام (Zakat and Ushr System)

آئین میں واضح کر دیا گیا کہ مسلمانوں کے لیے زکوٰۃ اور عشر کا اسلامی نظام رائج کیا جائے گا۔

10- اسلامی ممالک سے تعلقات (Relations with Islamic Countries)

آئین میں اس بات کا عہد کیا گیا کہ اسلامی ممالک سے خصوصی تعلقات اور ان کو قریب لانے کے لیے ضروری اقدامات کیے جائیں گے۔

Web Version of PCTB Textbook

11- اسلامی نظریاتی کونسل کا قیام (Establishment of Council of Islamic Ideology)

ملک میں اسلامی معاشرہ کے قیام اور قوانین کو اسلامی تعلیمات کے مطابق ڈھالنے کے لیے ایک کونسل قائم کی جائے گی جس کا نام اسلامی نظریاتی کونسل رکھا گیا۔ اسلامی نظریاتی کونسل قوانین کو اسلامی تعلیمات کے مطابق بنانے کے لیے قانون ساز اداروں کی راہ نمائی کرے گی۔

12- اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ (Protection of the Rights of Minorities)

آئین کے تحت پاکستان میں بسنے والی تمام اقلیتوں کو مکمل تحفظ اور حقوق فراہم کرنے کی ضمانت دی گئی۔

اہم آئینی ترامیم
(Important Constitutional Amendments)

Web Version of PCTB Textbook

1- پہلی ترمیم مئی 1974ء میں کی گئی جس میں بنگلہ دیش کو تسلیم کیا گیا۔ چاروں صوبوں کی حدود کے تعین کے علاوہ فاٹا کو پاکستان کا حصہ قرار دیا گیا۔

2- دوسری ترمیم ستمبر 1974ء میں ہوئی جس میں مسلمان کی تعریف بیان کی گئی اور احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا۔

3- پانچویں ترمیم ستمبر 1976ء میں ہوئی جس میں سپریم کورٹ کے چیف جسٹس کی مدتِ ملازمت 5 سال اور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس کی مدتِ ملازمت 4 سال مقرر کی گئی۔ ہائی کورٹ کے ججوں کے باہمی تبادلے کیے جاسکیں گے۔

4- آٹھویں ترمیم نومبر 1985ء میں ہوئی جس میں صدرِ پاکستان کو قومی اسمبلی اور حکومت تحلیل کرنے کا اختیار دیا گیا اور صدر کو آرمی، نیوی اور ائیر فورس کے سربراہوں کے تقرر کا اختیار بھی دیا گیا۔ سینٹ کے ارکان کی مدت چھے سال مقرر کی گئی۔

5- تیرھویں ترمیم اپریل 1997ء میں پاس ہوئی جس میں صدر سے قومی اسمبلی اور حکومت کو تحلیل کرنے کا اختیار واپس لے لیا گیا۔ صدر آرمی، نیوی اور ائیر فورس کے سربراہوں کا تقرر وزیر اعظم کے مشورے سے کرے گا۔

6- چودھویں ترمیم جولائی 1997ء میں ہوئی جس میں Defection Clause (آرٹیکل 63-A) کو شامل کیا گیا۔ اراکین اسمبلی کے پارٹی تبدیل کرنے (Floor Crossing) پر پابندی لگا دی گئی۔

7- سترھویں ترمیم دسمبر 2003ء میں کی گئی جس میں صدر کو دوبارہ قومی اسمبلی اور حکومت کو تحلیل کرنے کا اختیار دیا گیا لیکن 15 دن کے اندر صدر سپریم کورٹ کو ریفرنس بھیجنے کا پابند ہوگا۔

8- اٹھارویں ترمیم اپریل 2010ء میں منظور ہوئی جس میں صدرِ پاکستان سے قومی اسمبلی اور حکومت کو تحلیل کرنے کا اختیار واپس لے لیا گیا، اعلیٰ عہدوں پر تقرر کے لیے صدر کو وزیر اعظم کے مشورے کا پابند کیا گیا اور صوبہ سرحد کا نام ''خیبر پختونخوا'' رکھا گیا۔

9- بیسویں ترمیم فروری 2012ء میں ہوئی جس میں عبوری وزیر اعظم کا تقرر موجودہ وزیر اعظم اور اپوزیشن لیڈر مل کر کریں گے۔

10- بائیسویں ترمیم جون 2016ء میں ہوئی جس میں چیف الیکشن کمشنر کے اختیارات طے کیے گئے۔

11۔ چوبیسویں ترمیم 2017ء میں ہوئی جس میں مردم شماری کے مطابق قومی اسمبلی کے ارکان کی کل تعداد 342 سے کم ہو کر 336 رہ گئی۔

12۔ پچیسویں ترمیم مئی 2018ء میں کی گئی جس میں فاٹا کو خیبر پختونخوا میں ضم کر دیا گیا۔

سوالات

-1 ذیل میں دیے گئے چار جوابات میں سے درست پر (✓) کا نشان لگائیں.

-i 1956ء کا آئین ملک میں نافذ رہا:

(الف) دو سال (ب) اڑھائی سال (ج) تین سال (د) چار سال

-ii بنگلہ دیش کے قیام کے بعد جنرل محمد یحییٰ خان نے باقی ماندہ مغربی پاکستان میں اقتدار سپرد کر دیا:

(الف) فضل الٰہی چودھری کے (ب) ذوالفقار علی بھٹو کے

(ج) فیروز خاں نون کے (د) چودھری ظہور الٰہی کے

-iii اگست 1990ء میں محترمہ بے نظیر کی حکومت کو برطرف کیا:

(الف) غلام اسحاق خان نے (ب) فاروق احمد لغاری نے

(ج) بلخ شیر مزاری نے (د) وسیم سجاد نے

-iv ملک کا نظام چلانے کے لیے ایک عبوری آئین 1972ء میں بنایا گیا اور مستقبل کے آئین کے لیے نومنتخب قومی اسمبلی کے ارکان پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی گئی:

(الف) 10 (ب) 15 (ج) 20 (د) 25

-v ملک میں پہلے عام انتخابات جس سال ہوئے:

(الف) 1964ء (ب) 1968 ء (ج) 1970ء (د) 1972ء

-vi 1973ء کا آئین نافذ ہوا:

(الف) 11۔اگست کو (ب) 12۔اگست کو (ج) 13۔اگست کو (د) 14۔اگست کو

-vii وفاق میں وزارت کا انتظامی سربراہ ہوتا ہے:

(الف) وزیر (ب) سیکرٹری (ج) ایڈیشنل سیکرٹری (د) جوائنٹ سیکرٹری

-viii صوبائی حکومت کا سربراہ ہوتا ہے:

(الف) صدر (ب) گورنر (ج) وزیر اعلیٰ (د) سپیکر

-ix جس آئینی ترمیم میں مسلمان کی تعریف کی گئی:

(الف) دوسری (ب) پانچویں (ج) اٹھارویں (د) آٹھویں

-x جس آئینی ترمیم میں NWFP کو خیبر پختونخوا کا نام دیا گیا:

(الف) چودھویں (ب) اٹھارویں (ج) بیسویں (د) بائیسویں

-2 مختصر جواب دیں۔

-i 1973ء کے آئین کے مطابق مسلمان کی تعریف بیان کریں۔

Web Version of PCTB Textbook

ii- اللہ تعالیٰ کی ''حاکمیت'' سے کیا مراد ہے؟

iii- عدالتی نظرثانی سے کیا مراد ہے؟

iv- 1962ء کے آئین کی منسوخی کی وجہ بتائیں۔

v- 1956ء کا آئین کب اور کس نے منسوخ کیا؟

vi- 1973ء کے آئین کے تحت گورنر کی حیثیت بتائیں۔

vii- محمد خاں جونیجو کی حکومت کو کب اور کس نے برطرف کیا؟

viii- اسلامی نظریاتی کونسل کے فرائض بیان کریں۔

3- تفصیل سے جواب دیں۔

i- پاکستان میں جمہوریت کو ترقی دینے میں سیاسی جماعتوں کا کردار واضح کریں۔

ii- مشرقی پاکستان کی علیحدگی کے اسباب و اثرات بیان کریں۔

iii- 1973ء کے آئین کی اہم خصوصیات کی وضاحت کریں۔

iv- 1973ء کے آئین کے تحت پاکستان میں عدلیہ کا کردار بیان کریں۔

v- 1956ء اور 1962ء کے آئین کی خصوصیات تحریر کریں۔

vi- 1973ء کے آئین کی اسلامی دفعات کا جائزہ لیں۔

vii- 1973ء کے آئین کے تحت وفاقی حکومت کا ڈھانچا بیان کریں۔

سرگرمیاں

i- پاکستان میں جمہوریت کے ارتقا پر ایک تقریری مقابلہ کروائیں۔

ii- پاکستان کے آئین میں دی گئی اسلامی دفعات ایک چارٹ پر لکھ کر کمرا جماعت میں آویزاں کریں۔

Web Version of PCTB Textbook